گلزار دبستان

کامل

حسب الحکم

جناب فیضمآب صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی و اودھ

واسطے استعمال مدارس اودھ کے حسب منشاء دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء

رجسٹری ہوکر

بار ہفتادم

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں چھپی

سنہ ۱۹۳۹ء

ان فقرون مین اضافت کی ترکیبون کو دیکھو اور خیال کرو

آبِ زر گشتہ دست - دلِ من بہروسے - رگِ پا - سُمِ خر - دمِ آب -

صفت موصوف کی ترکیبون کو دیکھو اور خیال کرو

شیرِ نر - اسپِ چابک - خطِ خوب - نانِ گرم - آبِ خنک - رنگِ شوخ -
رختِ کہنہ - کلاہِ نو -

اور دیکھو صفتین مرکب ہین

گلِ خوش رنگ - آوازِ دلکش - کتابِ خوشخط - پیرِ خم کمر - زنِ خوب رو -
طفلِ نو خیز

دیکھو خبری ترکیبین ہین - ان کے واحد اور جمع پر خیال کرو

احمد فربہ ست - ہمہ خوب اند - محمود غنی ست - کارد کند ست - دلہا خوش اند -
چاقو تیز ست -

ضمیرون کی ترکیب کی خبری حالت پر اور اُس کے واحد اور جمع پر خیال کرو

او هست۔ آنها هستند۔ تو هستی۔ شما هستید۔ من هستم۔ ما هستیم

ضمیرون کی اضافت کی حالت دیکھو

خرِ او بود۔ خرِ آنها بود۔ کتابِ تو کجاست۔ خطِ شما خوب است۔ خطِ من بد است۔ سگِ ماست۔

ان کی فاعلی حالت پر غور کرو۔

او می گوید۔ آنها می روند۔ تو چرا رفتی۔ شما دیدید۔ من دادم۔ ما گرفتیم۔

مفعول کی حالت دیکھو

او را۔ آنها را۔ ترا۔ شما را۔ مرا دید۔ ما را داد۔

یہ فعل لازم ہین فاعل اور فعلون کے واحد اور جمع پر خیال کرو۔

احمد آمد۔ همه بودند۔ احمد تو میروی۔ شما کے می روید۔ من می آیم۔ ما نمی آئیم

یہ فعل متعدی ہین فاعل کیساتھ ان کے مفعول پر بھی خیال کرو

احمد خط نوشت۔ همه سلامش کردند۔ تو درس گرفتی۔ شما کتابهم دیدید
سگے دیدم۔ بطے دیدیم۔

مختلف فعلون کی گردانین مشق کے لئے اُن کے زمانون پر خیال کرو۔

(۱) او مشق می کند	تو بمدرسه میروی ؟
آنها زور می کنند	شما کار می کنید ؟
تو چه می کنی ؟	من کار می کنم
(۲) او بخانه نمی رود	ما مشق می کنیم
آنها می روند	(۳) او نان نمی خورد
آنها شیر می خورند	ما نشسته بودیم

تو خط می نویسی
شما آب می خورید
من درس میگیرم
ما قلم می دہیم
شما بازار می روید؟
من بالا می روم
ما پائین می رویم
(۴) او گفتہ بود
آنہا گفتہ بودند
تو دیدہ بودی؟
شما خواندہ بودید؟
من نہ گرفتہ بودم
ما نشستہ بودیم

(۵) او طلبیدہ است
آنہا شنیدہ اند؟
تو چیزے شنیدی؟
شما چہ شنیدید؟
من طلبیدم
ما نہ طلبیدیم
(۶) او راہ رفتن نمی تواند
آنہا کے رفتن می توانند
تو حالا نوشتن می توانی؟
شما خواندن می توانید؟
من ہنوز گفتن نمی توانم
ما نشستن نمی توانیم

مشق کے لیے امر کے مختلف جملے

(۱) آب بیار۔ زود بیار۔ گم شو۔ پیش بیار۔ پس تر بنشین۔ کتاب واکن۔ ورق بگردان۔ این را بخوان۔ بیجا کن۔ باز بخوان۔ از سر بخوان۔ بلند بخوان۔ حفظ کن۔ گوش کن۔ از یادت نرود۔ بس کن بس کن۔

(۲) قلم بگیر۔ زود بنویس۔ زود[لہ] باش۔ زود برو۔ زود بیا۔ بگذار کہ برود۔ بگذار کہ نرود۔ دست چپ برگرد۔ پس پس بیا۔ پیش پیش برو۔ دست راست ببین و بنویس۔ پائے چپ بردار۔ آہستہ برو۔

لہ یہ ایسے موقع پر بولتے ہیں کہ جہاں اُردو میں کہتے ہیں جلدی جلدی کرو ۱۲

(۳) پیش شو پیش - صبر کن - آرام بگیر - درون بیا - از خانه برآ - قدرے آب بگیر - باز گو - هوش دار - ساعتی پس برو - این را بنویس - درست بنشین - سرمشق[۵۱] پیش گیر و بنویس

چھوٹے چھوٹے جملے مشق کے لیے

(۱) اجازت است؟ بیرون روم؟ آب بخورم؟ میروم و می آیم - او سیب می خورد - خط می نویسد - احمد کجا میروی؟ باش باش که میروم - ساعتے آرام بگیر - احمد میرود تو هم برو -

(۲) قلمت چه شد؟ در قلمدان باشد - او خط می خواند - تو دیده می خوانی - این همان ست - آن مال شماست - این مال ماست - همه آنجا هستند - شب اینجا بودند - همان وقت رفتند یکے نماند -

(۳) هیچکس نرفته - او کیست؟ چه کاره است؟ همین ست؟ خیر[۵۲] دیگرست نه این ست نه آن ست - فردا می روم چه حکم ست؟ این را می گیرم عیب که ندارند؟ بگیر عیبی نیست همه اش تراست -

(۴) خیلی بلند ست - احمد کجا مانده؟ پس پس می آید - بکسی حرف می زند - گاه گاه میروم چنین ست یا چنان؟ بما بدهید - دیگر ندارم - بخدا که ندارم - خیر من هم نمی خواهم - بکار[۵۳] ندارم این چه می خواند؟

(۵) اینجا که می ماند؟ او احمق است - عجب اتفاق ست - سخت بیعقل ست - عجب بے کمالیست - ابا الا بود - بزمین افتاد - سرش بسنگ خورد - استخوانش ریزه ریزه شد - این سیاه است یا کبود؟ این گلنار است یا نارنجی؟

---

۵۱ خوشخط قطعہ جسے دیکھ دیکھ کر مشق کریں اور سر مشق کو بے اضافت پڑھنا چاہیئے - ۱۲

۵۲ اہل زبان نہیں کے معنوں میں بولتے ہیں یعنی نہیں اور ہے ۱۲

۵۳ اہل زبان ایسے موقع پر بولتے ہیں جیسے ہم کہتے ہیں کہ مجھے نہیں چاہیئے - ۱۲

ضمیرین اور اُن کی مختلف ترکیبین مشق کے لئے

(۱) پیشِ او ہست؟ او دارد؟ او سگے دارد؟ پیشِ شان ہست - آنہا دارند آنہا گربہ دارند - پیشت ہست؟ اسپ داری؟ پیشت اسپ ہست - پیشِ شما ہست؟ پیشِ شما خروسی ہست؟ شما سگ دارید؟ پیشِ من ست کارد داد پیشِ من ست - بندہ کارد دارم - پیشِ ما ہست پیشِ ما شتر ست ما داریم - ما شتر داریم -

(۲) خروس من پیشِ تست؟ پیشِ من نیست - پیشِ بندہ نیست - یا لوے من پیشِ شما است؟ پیشِ ما نیست - ما نداریم - خرِ من پیشِ اوست خرِ من پیشِ او نیست - او ندارد قیچی شما پیشِ من ست پیشِ او نیست او ندارد - کلاہِ شما پیشِ آنہا ست - خیر پیشِ آنہا نیست - آنہا نہ دارند -

(۳) کلاہ ہست پیشِ شان ہست - خیر پیشِ شان نیست پیشِ آنہا نیست - کتابت پیشِ ما ست خیر پیشِ شما نباشد - پیشِ آنہا باشد - قلم ما پیشِ شان ست - پیشِ آنہا نیست پیشِ خودت باشد - چاقوے شان پیشِ تو نیست؟ پیشِ ما کے دیدید - پنسل آنہا پیشِ ما ست - پیشِ شما کجا باشد پیشِ شان خود باشد -

(۴) پیشِ من بود - من داشتم - بندہ داشتم - پیشت بود - تو داشتی پیشش بود - او داشت - پیشِ ما بود - ما داشتیم - پیشِ شما بود - شما داشتید پیشِ شان بود - آنہا داشتند -

---

لہ ایسے مقام پر اہل زبان یہ بھی کہتے ہین کہ او دارد - یعنی اُس کے پاس ہے ۱۲

سلہ اہل زبان اپنے محاورہ مین اسی طرح کہتے ہین - یعنی میرے پاس چاقو ہے ۱۲

سلہ نمبر ۴ مین جو ایک ایک سطر مین کئی فقرہ ہین معنون مین جو فصاحت سے مسلسل ہو جائین وہ بول دیتے ہین ۱۲

(۵) من نداشتم۔ بندہ نداشتم۔ تو نداشتی۔ ما نداشتیم۔ شما نداشتید آنہا نداشتند۔ او نداشت۔

(۶) پیش من نبود پیشت نبود۔ پیشش نبود۔ پیش ما نبود۔ پیش شما نبود۔ پیش شان نبود۔

دیکھو ہر قسم کی چیز کیلئے اور آدمی کے لئے اور وقت کے لئے کن کن لفظوں سے پوچھتے ہیں

(۱) این کیست؟ کدام کس است؟ چہ کارہ[ل] است؟ بہ بغلت چیست؟ این از کیست[۲]؟ بدست چہ داری؟ چہ قدر است؟ دوات پیش کہ بود؟ این چہ قدر باشد؟ کہ دادہ است بشما؟ این چیست؟

(۲) کدام کس بشما دادہ است؟ سیب از کجا یافتی؟ بہی از کیست؟ کتابم پیش کیست؟ تصویرہا از کجا ہم رسیدند؟ شما کدامش می خواہید؟ کدام یکے بہ احمد بدہم؟ احمد چرا اینجا نمی آید؟

(۳) اکنون چہ گونہ است؟ کہ می آید؟ خانۂ محمود کجاست؟ بکدام[۳] محلہ می نشیند؟ ساعت چند زدہ؟ چند ساعت روز بر آمدہ؟ شب چہ قدر گذشتہ؟ کتاب بچند گرفتی؟ بنظر شما مال چند است؟ امروز چندم ماہ است؟

متفرق جملے مشق کے لئے

(۱) بیائید بنشینید۔ سخنی دارم بشما۔ در قفس چیست؟ عجب مرغ خوش الحان است پوستینی میخواہم۔ از کجا بدست آید؟ تلاش می کنم۔ پیدا نمی شود۔ تمام روز گشتم دو تا یافتم۔ لباس شما چرک شدہ۔ امروز تبدیل می کنم۔ ہنوز کاغذ نیاوردہ است

[ل] یعنی کون ہے اور کس رنگ ڈھنگ کا آدمی ہے۔ ۱۲

[۲] یہ چیز کس کی ہے ۱۲

[۳] یعنی کون سے محلہ میں بیٹھتا اُٹھتا ہے ۱۲

پیراہن شما نجس شدہ۔ حالا بہ آب[۱] می کشم۔

(۲) ہر صبح بر ارگ طنبور می زنند۔ گاؤ را دیدید؟ شاخ ندارد۔ این سنگ چہ قدر سنگین باشد؟ زنجیر ساعت ببینم؟ چند حلقہ دارد؟ قیمت این فیروزہ چہ باشد؟ فقیرے بر در استادہ است۔ بگو ما ہم مہمان ہستیم۔ خانہ خانہ ما نیست۔ بگو بدروازہ بنشینند۔

(۳) کار خود را بہ انجام رسانیدی۔ زود بیار۔ زود بیار۔ چابک بیا۔ اگر دیر می کنی کار از دست میرود۔ اگر زود تر نمی کنی کار از تو میگیرم۔ آوازم کہ شنیدند ہمہ رسیدند۔ بارے سخنم گوش کردند۔ ہمہ شان[۲] باہم گرانی زردگی دارند۔ خدا از دشمنم نگہ داشت۔

(۴) چراغ بر بزم؟ پاکے نیست۔ من بلند بالا ہستم۔ شما پست قامت ہستید۔ او میانہ قد است۔ ریشش چہ قدر دراز است۔ عجب ریش درازی دارد۔ کفش خود گم کردم۔ نارنج از کجا آوردید؟ بازار ہمید۔ ہمین یک دانہ است دیگر ندارم۔ بخدا نہ دارم۔

(۵) بندہ امروز بہ لشکر رفتہ بودم۔ راہ[۳] غلط کردم۔ بسیار سرگردان شدم۔ شما بخانہ رفتہ بودید؟ این شہر از علاقۂ پنجاب است۔ کیست کہ بزمین افتادہ؟ بیچارہ حمال ست۔ بسیار[۴] خستہ شدہ۔ بارش خیلی گران بود۔ از پشت انداختہ بسایۂ درخت آرام می گیرد۔

---

[۱] یعنی غوطہ دون گا جسے ہندی مین کہتے ہین کھنگال ڈالون گا ۱۲

[۲] ہمہ شان کو بے اضافت پڑھنا چاہیئے یعنی وہ سب ۱۲

[۳] محاورہ ہے یعنی مین راستہ بھول کر اور طرف چلا گیا ۱۲

[۴] اہل زبان اپنی گفتگو مین تھکے ہوئے کو خستہ بولتے ہین۔ ۱۲

(۶) احمد روزنامچہ[1] اش آوردہ بود۔ حساب خود فیصل کردم۔ دہ روپیہ بذمۂ شما ہم نوشتہ۔ ہنوز بیست روپیہ برو دارم۔ بدبدہ[2] آدم سست۔ خیر من ہم بدبگیر[3] ہستم صبح[4] زود می روم۔ سر راہش می گیرم۔ بندہ باین کارہا غرض ندارم

(۷) ملافرقان[5] خود را خراب کرد۔ بعیش و عشرت افتاد۔ تمام مالش برباد داد اکنون غیر از حسرت چارہ چیست۔ روزے زنجیرخانہ[6] می رود۔ پیش خدمت شما کجاست؟ بازار رفتہ۔ ہمپاے آغا رفتہ۔ پے کارے رفتہ۔ درون خانہ است خانہ را صفا می دہد۔ مگر این برادری دارد۔

(۸) خود شما چنین کارہا چرا می کنید؟ پیش خدمت ہا سلیقہ ندارد۔ برادر شما چہ میکند؟ غذا می خورد می آید۔ چہ می خوانید؟ ہمان کتاب دیروزہ است۔ برادر شما چہ می خواند؟ ہمین می خواند۔ ہرچہ او می خواند من می خوانم۔ میرسید اکنون شما را کے می بینیم[7]؟ فردا۔

(۹) شما چرا می روید؟ چہ طور نروم؟ اگر نروم او می آید۔ اگر صورت اینست من ہم بروم۔ اگر این کار کردی گوی از میدان ربودی۔

---

[1] حساب کتاب کے کاغذوں کو اہل ایران روزنامچہ کہتے ہین ۱۲

[2] جیسے اُردو مین نادہند یا لیلوٹ کہتے ہین ۱۲

[3] بُری طرح لینے والا جیسے ہندی مین کھل اُپا اڑ کہتے ہین ۱۲

[4] محاورہ ہے جیسے ہندی مین کہتے ہین بہت سویرے ۱۲

[5] ملافرقان ایک فرضی نام ہے ۱۲

[6] جیلخانہ ۱۲

[7] محاورہ ہے یعنی ہم سے تم سے کب ملاقات ہوگی ۱۲۔

ہرچہ او می کند می کنم۔ آب می بارد۔ بیائید درون بنشینیم۔ پیش بندہ چرا نمی نشینید اینجا چرا نمی نشینید؟ پہلویم بنشینید۔

(۱۰) آغا ہرچہ کردید شما کردید۔ من ہم ہمین فکر ہستم۔ این بسیار خوب ست۔ اگر چنین ست شما بفرمائید خیر ست؟ امروز متفکر بنظر می آئی۔ دلم ہم غمگین ست فکر چیست؟ بفضل خداست۔ شما ہیچ فکر نہ کنید۔ خاطر جمع باشید۔ بآرام بنشینید۔

دیکھو مختلف وقتون کے لیے کیا کیا لفظ ہین اور کیونکر بولے جاتے ہین

(۱) من اول بشما گفتہ بودم پیش ہم گفتہ بودم۔ او بیشتر بمن گفتہ بود۔ خیر آخر بچشم خود می بیند۔ امسال خیلی گرانی ست۔ سال گذشتہ این حال نبود۔ سال آیندہ ارزانی می شود۔ دیروز او را دیدم۔ پریروز خودش اینجا بود۔ پرندی پریروز خبر ندارم امروز ہلال خواہد برآمد۔

(۲) اکنون شب ماہ است۔ فردا دعوت شماست۔ فردا کہ فرصت ندارد۔ فرصتم نیست پس فردا یا پس پس فردا۔ دی شب نیامدید پری شب ہم غائب بودید امشب ہمین جا باشید۔ خیر فردا شب می آئیم۔ پاسی از شب گذشتہ بود پارۂ از شب باقی بود۔ نیم شب بر آسمان روشنی چہ بود؟ بلے شہابہ باشد۔

(۳) دو روز تعطیل ست۔ بیائید سیر باغ کنیم۔ این قدر فرصتم کو؟ صباح زود بروید۔ پا پان سہ روز پس بیائید۔ شام بخانہ می رسم۔ احمد اینجا کے می آید؟

۱؎ یعنی پرسون ۱۲

۲؎ یعنی اترسون ۱۲

۳؎ جسے ہم تیسرا پہر کہتے ہین ۱۲

گاه گاه می آید۔ اینک اینجا بود۔ ساعتی پیش از شما رفته صبح و شام می آید۔ هنوز نیامده
ساعتی پس بیائید۔
(۴) اکنون ما میرویم۔ کے رفتن می توانید۔ حالا کے میگزاریم۔ بگزارید که بروم
باز می آییم۔ هر گاه شما می آئید من هم می آیم۔ در زمستان قریب چاشت مدرسه
وا می شود۔ پایان روز رخصت می شود۔ وقت رخصت ساعت چار ست
در تابستان صبح وا می شود که ساعت شش باشد۔ نیم روز رخصت می شود
که ساعت دوازده است۔

مدرسہ اور مکتب کی گفتگو

(۱) برادر برخیز آفتاب بر آمد۔ برخیز که آفتاب بلند شد۔ وقت مکتب قریب است
آب گرم موجود است۔ آفتابه بگیر دست و روی بشو۔ موهای خود را شانه کن
ناشتا هم حاضر است۔ ناسپاسی که داده است بشما؟ نهار نخورید که رطوبت می آرد
چرا گریه می کنی۔
(۲) لباس خود بپوش۔ کاهلی مکن۔ لباس تو کثیف شده چرا تبدیل نمی کنی ؟
بر دامنت داغ گرد است۔ بسر انگشت پاک کن۔ کتاب تو کجاست؟ جزدان
چه کردی؟ بگیر و بمکتب برو۔ امروز بمدرسه نمی روی۔ بلے روز آزاد نیست
ساعت ده نزده۔ هنوز دیر است۔ بیست لمحه باقی است۔
(۳) کتاب خود را خراب مکن۔ ببین دریده می رود۔ میان مقوی نگهدار۔ امروز
بیست بهر روزه دیر شده۔ زود بیائید که دیر می شود۔ خیر هنوز وقت است
عمارتیکه پیش روی شماست همین مدرسه است۔ آغا حسین افتان و خیزان کجا میروی؟
خوش باش که من هم می رسم۔
(۴) جناب آغا! بنده امروز بمکتب آمدم۔ کدام کتاب بخوانم بفرمانه

پندنامہ میخوانم۔ در قواعد ہنوز چیزے نخواندہ ام۔ الفاظ با ملا نوشتن می توانی خیر نو آموزم ہنوز یاد نگرفتہ ام[1]۔ از شفقت جناب قریب تر می آموزم۔ طوریکہ فرمایند بعمل آرم۔ این الفاظ را روان کن۔ ہمین را بمشق بنویس کہ املائے تو درست شود۔ بچشم[2]۔

(۵) صبح زود برخیز۔ تا آفتاب برآید از ضروریات فارغ باشی۔ لباس پاکیزہ بپوش بر وقت خود را بمدرسہ برسان۔ چون بمکتب درآئی آداب جائے را نگہدار چون پیش استاد آئی سلام کن جائے خود بہ آرام بہ نشین پیش و پس۔ راس و چپ نظر مکن۔ تا نشستہ باشی مؤدب نشین۔

(۶) چون رخصت شوی خانہ برو۔ در راہ بازی مکن۔ خانہ کہ می رسی بزرگان را سلام کن۔ کتاب سر طاقچہ بگذار۔ دست و رو شستہ ہر چہ حاضر باشد قدرے بخور ساعتی بیرون تفرج کن۔ با طفال ہرزہ نگردی پیش از شام خانہ بیا۔ ہر چہ بروز خواندی بازش بخوان۔ خواندن شب بردل نقش می شود۔ بحرفہائے بد زبان آشنا مکن مکتب جائے خواندن ست۔ نہ جائے بیہودہ گفتن۔

(۷) احمد بیا۔ کتاب خود بیار۔ بشنوم چہ خواندی۔ اگر یاد داری چرا نمی خوانی؟ محمود تو بگو۔ اگر می دانی چرا نمی گوئی؟ درست بخوان۔ غلط مکن۔ آغا۔ در کتاب ہمین نوشتہ۔ خیر کاتب غلط کردہ۔ قلم بگیر و درست کن۔ روے ورق بگردان۔ ہر چہ خوانی۔ فہمیدہ بخوان۔ باہستگی بخوان۔ طوطی وار از بر کردن فائدہ ندارد۔

---

[1] مین نے ابھی نہین سیکھا ۱۲

[2] یعنی بچشم۔ یا بسر و چشم یعنی آنکھون سے اور یہ محاورہ گویا ہر بات مین اُن کا تکیہ کلام ہے کہ جب کسی کام کے لیے حکم کرو تو طرف ثانی بہت اچھا کی جگہ کہتا ہے بچشم ۱۲

مطلب نہ رسیدن و الفاظ از بر کردن حاصل چیست؟ بخوان ہنوز روان نشدہ

(۸) چہ نام داری آغازادہ[۵۱]! نام پدر شما چہ باشد؟ چہ کار می کنید؟ سوداگری عمر شما چہ قدر باشد؟ چاردہ سالہ۔ بکدام محلہ می نشینید۔ کلاہ بر سر درست بگذارہ۔ چرا کج گذاشتی؟ بنشین درست یا دکن۔ پیش رویم بنشین پشت[۵۲] سرم چرا نشستی؟ بیا بہ پہلوے احمد بنشین۔ ہاشم را آوازدہ۔ درین ماہ دو سہ روز غیر حاضر بود آغا حسین ہم ہفت روز نبود۔ تا توانید شما غیر حاضر نباشید۔

(۹) وقت برخاست قریب ست در ساعت چہار دہ لحمہ باقیست۔ اجازت ہست؟ می روم آب خوردہ می آیم۔ بر مشق خود بیار کہ ببینم۔ این[۵۳] از کیست؟ این نسبت باو بہتر ست۔ این سطر بہتر نوشتہ۔ کرسی این اندک درست تر نشستہ۔ این حرف شما بیقاعدہ ست۔ سر مشق را دیدہ بنویس۔ مرکب[۵۴] خیلی غلیظ ست۔

(۱۰) کاغذ آہار ندارد۔ مرکب[۵۵] را می کشد۔ بہ بینید مرکب ما چہ قدر روشن ست دوات شما آبکی[۵۶] ست ہمین صفحہ را کہ خواندہ نقل بردارید۔ این طفل را چرا شلاق می کنند۔ البتہ خطائی سرزدہ باشد۔ درس خودش روان نکردہ باشد۔ از ہمین ست کہ زیر چوبش میکشند۔ احمد! کجا؟ بگذار کہ ہنوز فرصت بازی ندارم۔

---

۵۱ یعنی صاحبزادے تمھارا کیا نام ہے ۱۲

۵۲ اہل زبان اپنے محاورے مین پیش اور پس کی جگہ بولتے ہین ۱۲

۵۳ یعنی یہ کس کی مشق ہے ۱۲

۵۴ اہل زبان اپنے محاورے مین سیاہی کو کہتے ہین اور گاڑھی سیاہی کو غلیظ کہتے ہین ۱۲

۵۵ جب کاغذ مین سیاہی پھوٹتی ہے تو کہتے ہین کہ کاغذ مرکب را می کشد ۱۲

۵۶ پھیکی سیاہی یعنی جسمین پانی بہت ہو ۱۲

احمد ساعتی ہم بخانہ نمی ماند۔ کجا میرود۔ خبر ندارم۔

(۱۱) بخوان این چہ لفظ ست؟ ہجا کردہ بگو۔ این فقرہ چہ معنی دارد؟ بندہ طفل ام چگونہ توانم گفت۔ ہنوز حرف شناس ہستم۔ قدرے خواندہ ام۔ رفیقت نیم صفحہ بخواند مگر شرمی نداری؟ سر جناب سلامت باشد۔ یک ماہ پس عرض می کنم احمد! تو بتوانی کہ این را بخوانی؟ بلے چرا نمی توانم۔ این لفظ ظلم ست۔ آفرین آفرین۔ کرسی بگیر و بنشین۔

(۱۲) احمد سعادت مند پسریست سبق ہر روزہ اش یاد می کند۔ اکنون سوادش روشن شدہ خیلی محنت کش ست۔ باندک مدت استعداد بہم رسانیدہ۔ بفارسی حرف زدن میتوانی؟ قبلہ[لہ] خیر۔ چرا بفارسی حرف نمی زنی؟ ربطی بزبان فارسی ندارم زبان فارسی خیلی دشوار است۔ لاکن عجب زبان شیرین ست! شرم مکن۔ ہرچہ بتوانی بفارسی حرف بزن ہمین طور مشق می شود۔ بیا بفارسی حرف زنیم۔ و یکدست ترک ہندی گوئیم۔

بچون کی فریادین اور شکایتون کی باتین

(۱) جناب آغا کاردم گم شد۔ کجا گذاشتہ بودی۔ در حجرہ دائم بود۔ احمد تو دیدی؟ من چہ خبر دارم؟ دیگر کہ برد از اینجا؟ آخر دزد کہ نمی افتد اینجا۔ جناب آغا! ہاشم کتابم گرفتہ نمی دہد۔ پیش من بیار۔ ہاشم چرا بہ محمود منازعت کردہ ای؟ چرا بمردم جنگ میکنی؟ آخر او چہ گفتہ بود بتو؟ بسیار بیباک شدہ۔ دیگر بار شکایتت بگوشم رسد والا سخت گوشمالت می دہم۔

(۲) احمد! چہ می کنی؟ خاموش نمی مانی۔ مگر نمی ترسی؟ می بینم یک ساعت آرام نمی نشینی۔ دیگر بارہ آنجا نروی۔ چرا خندہ میکنی۔

لہ یعنی اسے قبلہ مین فارسی مین بات نہین کر سکتا ۱۲

خیلی گستاخ شدہ۔ بسیار بے ادب ہستی۔ بیک گوشہ آرام نشین۔ بیا کہ ترا پیش آخوندت برم معاف کنید آغا۔ باز چنین حرکت نخواہم کرد۔ چہ غوغا ست؟ عجب بے تمیز بچہ ہا ہستند۔ یکی کہ سزا یافت اکنون ہمہ دم بخود نشستند چہ میگوئی؟ سخنت نفہم نمی آید تلفظ خود درست کن۔ مرکب[1] بردامن از کجا ریختی؟ عجب پسر کثیف ہستی۔ ہوش دار۔ باز این حرکت نہ کنی۔ بچہ ہا چرا غوغا می کنید؟ بخند اگر مغز سرم خوردید۔ احمد بار بار می پرسی۔ چرا یاد نمی داری؟ ہرچہ میگویم بخاطر نگہدار۔

(۳) بالاے درخت چرا رفتی؟ پائین بیا۔ زود تر فرود آئی۔ اگر پایت خطا[2] میکند استخوانت ریزہ ریزہ می شود۔ بہاری رخصت می طلبد۔ پدر و مادرش می روند او ہم می رود۔ حالا کجا بماند۔ انجا کہ پیش پدر و مادرش بود آغازادہ! چند تا برادر داری؟ پنج برادر ہستیم و یک خواہر۔ عم زادۂ شما چند سالہ ہست؟ برادرت کدخدا شدہ؟ بلی خانہ پدرزنش[3] می ماند۔ خالہ ام بدہلی ڈپٹی ست۔

(۴) امروز احمد نیامدہ۔ گویند دیروز تپ کرد و گرم ست یا لرزہ نوبت ست۔ یا ہر روزہ؟ گاہے عرق ہم می کند؟ می گویند اکنون[4] چیزے بہتر ست مگر ہنوز بالکل صحیح و سالم نشدہ۔ تیمارش کہ می کند؟ پدرش میکند۔ مگر بسیار متفکر ست۔ ہیچ دوا نفعی نمی کند۔ علاج ڈاکٹر چرا نمی کنند۔ مردم ہندا نہ ڈاکٹر می ترسند۔

---

[1] ہندوستان میں سیاہی یا روشنائی کہتے ہیں ۱۲

[2] پاؤں بہک جائے یا پھسل جائے ۱۲

[3] پدر زن۔ اسے بے اضافت پڑھنا چاہیے جسے ہندوستانی خسر کہتے ہیں اہل ایران سے پدر زن کہتے ہیں ۱۲

[4] محاورہ میں کہتے ہیں کہ اکنون بہتر ست یعنی اچھا ہے یا اسے آرام ہے ۱۲

آخر چرا؟ فقط بے عقلی. نفعے کہ در علاج ڈاکٹر دیدم ہیچ علاج ندیدم۔ دوا اندک و نفع بسیار۔ خیر خدا ایش شفا دہد۔
(۵) احمد بر دست و پایت چند تا انگشت ست؟ میتوانی بشماری؟ بلے می توانم تا بست بشمار۔ چشم۔ شصت دقیقہ یک ساعت ست۔ بست و چہار ساعت یک شبانہ روز۔ یک ہفتہ ہفت روز۔ چار ہفتہ یک ماہ۔ دوازدہ ماہ شما یک سال۔

دوست کی ملاقات

السلام علیک و علیکم السلام مزاج عالی؟ الحمد للہ۔ دعا می جان شما۔ خوش آمدید[1] مردم بخیر اند؟ کوچک و بزرگ بسلامت۔ بلے ہمہ دعا می کنند بعد مدت تشریف آوردید؟ اینقدر بے التفاتی؟ معاف دارید چہ کنم؟ کارہای دنیا نمی گذارند۔ ہم دولت خانہ را گذر نبودم[2]۔ مزاج چہ طور ست؟ امروز درد سر دارم آغا کرم درد می کند۔ نصیب اعدا۔ از کے؟ صبح کہ از رخت خواب بر خاستم دیدم سرم درد می کند۔ از تکان ست۔ ساعتی خواب کنید رفع می شود۔ امروز آغا احمد آمد۔ حیف کہ بخانہ نبودم۔ کدام خبرے تازہ دارید؟ می گویند امروز دو تا کشتی غرق شد کجا شنیدید؟ از بازار فہمیدم[3]۔ وای برحال صاحب مال بیچارہ چہ قدر نقصان بردہ باشد؟ البتہ دوازدہ ہزار روپیہ باشد۔ اجازت ست؟ حالا رخصت میشوم چرا چرا این قدر زود ی۔

[1] جب کوئی شخص گھر میں آتا ہے تو صاحب خانہ پہلے ہی اس سے کہتا ہے کہ خوش آمدید و صفا آوردید وہ جواب میں کہتا ہے خوش یافتم ۱۲
[2] اہل زبان کا محاورہ ہے یعنی میں تمہارا گھر نہ جانتا تھا ۱۲
[3] اہل زبان کے محاورہ میں ایسے موقع پر فہمیدن بمعنی شنیدن آتا ہے ۱۲

بنشینید ساعتی حرف زنیم و دل خوش کنیم۔ خدمت شما کارے ہم دارم۔ امری صلاح طلب ست۔ خیر حالا کہ وقت مدرسہ قریب ست۔ باز کے تشریف مے آرید؟ انشاء اللہ فردا روز می رسم۔

ناواقف مسافر سے ملاقات

خوش آمدید۔ صفا آوردید۔ بنشینید۔ مزاج مقدس؟ دعا۔ مزاج جناب؟ از کجا می رسید۔؟ از شیراز۔ چند روز ست از شیراز برآمدید؟ سہ ماہ۔ بکدام راہ؟ راہ کابل۔ چرا براہ دریا نہ آمدید؟ راہ دریا خطر دارد۔ جہاز دود می وسعت نہ داشتم آغا بملک شما راہ خشکی از دریا خطرناک ترست۔ کسانیکہ می روند سر بکف می روند۔ کابل از اینجا یک ماہ راہ باشد۔؟ خیر کمترست۔ از پشاور تا لاہور دہ روزہ راہ است۔ اگر منزل بمنزل گیرید؟ و اگر سر ڈاک روید فقط سہ روز۔ باز از پشاور تا کابل دوازدہ روز۔ اینجا کجا منزل گرفتید نزدیک سرائے مکانی گرفتہ ام۔ تنہا ہستید؟ عیال ہمراہ دارید؟ چرا بغریب خانہ تشریف نیاوردید۔ این کیست کہ ہمراہ شماست؟ رفیق راہ ست بیچارہ ہست؟ صفاہانی ست قنادی[1] میکند۔ بلی از نشست و برخاستش دریافتہ بودم کہ اصلش از خاک صفاہان ست۔ ہندوستان عجب خاک دامنگیری دارد! جائیکہ آدم بنشیند دگر دل برنمی خیزد۔ سبحان اللہ! ہندوستان جنت نشان اگرچہ تابستانش جہنم ست۔ مگر زمستانش بر جگر کشمیر داغ می نہد۔ امنے کہ در اینجا ست بہفت کشور ندیدم۔

نوکروں سے ضروری باتیں

خانۂ آغا جعفر میدانی؟ این رقعہ بدہ و صبر کن تا جواب بدہند۔

[1] حلوائی کو کہتے ہیں جو مٹھائیاں بناتا ہے ۱۲

اگر در خانہ نباشند پیش خدمت را بدہ و زود تر پس بیار۔ روپیہ بگیر و پیسہ بیار۔ ہنوز صرّاف دکان نکشادہ۔ چند تا پیسہ آوردی؟ روپیہ قلب ست صرّاف نمی گیرد۔ خیر دیگر بیر کتاب روزنامچہ و قلمدان زیر کرسی بگذار۔ پیش خدمت شما چہ مواجب می گیرد نان و شش ماہہ رخت۔ این را پنج روپیہ شہریہ[51] می دہم۔ کفش مرا پاک کن امروز صحن خانہ راکس جاروب نکردہ۔ بیائید فرش را تبکانید۔ برو سقہ را ہمراہ خود بیار۔ بگو آب تنک باشد کہ زمین شل نہ شود۔ دو پیسہ بہ حجام بدہ پیسہ ندارم سائیس را بگو کہ اسپ عربی را زین کند۔ بگی نیارد۔ امروز بر اسپ سوار می شوم بگو ساز انگریزی بہ بندد۔ اسپہاے ہندی بسیار سرکش می باشند برین اسپ سمند روزے سوار شدم این قدر شوخی کرد کہ از جان تنگ آمدم۔ زین را درست کن۔ بہ بین قاش زین کج بہ نظر می آید۔ اسپ کمیت را چہ کردید۔ فروختم چالاک نبود۔ این سبزہ خیلی خوب است بسیار تیز ست۔ مہمیز را ہم تاب نمی آرد۔ بہ فہمی چہ رسد چہ سبب است فربہ نمی شود؟ آب و دانۂ ہند بہ اسپہاے ولایت موافق نمی آید۔ اسپ چالاک گاہے فربہ نمی شود۔

لباس اور کپڑون کی باتین

بقچہ بیار کہ امروز تبدیل لباس میکنم۔ کلاہ کجاست۔ قباے قلمکار[52] ہم بکش خفتان[53] بانات بیار۔ پیراہن را بہ بین تکمہ ندارد۔ گریبانش تنگ ست۔

---

[51] اہل زبان ماہواری تنخواہ کو شہریہ کہتے ہین مگر اس ملک مین اکثر ہندوستان کی طرح تنخواہ کی رسم نہین جو بہت دولتمند ہوتے ہین اُن کے غلام بھی ہوتے ہین اور باقی روٹی کپڑے پر خدمتگار رکھتے ہین ۱۲

[52] قلمکار یعنی چھینٹ کی قبا ۱۲

[53] خفتان ایک قسم کا لباس ہے کہ انگریزی کوٹ کی وضع کا ہوتا ہے اکثر قبا کے اوپر پہنتے ہین ۱۲

بند در زیرجامہ[1] بکش آستین این پارہ شدہ خیاط را بدہ کہ رفو کند۔ بندہاے قبا شکستہ اند
در خانہ بدہ کہ درست کنند۔ لباس دربار بدہ کہ وقت تنگ شدہ۔ آئینہ پیش بگذار
کہ عمامہ بر سر پیچم۔ برخفتان خیلی گرد نشستہ۔ می تکانم۔ حالا پاک میشود این تکاندن پاک
نمی شود۔ برش بگیر۔ دستمال[2] کرباسی بدہ۔ ابریشمی را نگہدار۔

کھانے پینے کی باتین

بسم اللہ جناب آغا چہ بروقت رسیدید اچاشت[3] حاضر ست۔ بیائید نوش جان بفرمائید
بندہ طعام خوردہ آمدہ ام اشتہا ندارم۔ خیر چیزے اینجا ہم نوش جان فرمائید آخر
نان اینجا بان آنجا جنگ نمی کند۔ بسر شما قسم ست کہ سیر ہستم۔ شام[4] دیر تر خوردہ بودم
میل ندارم۔ خیر قدرے بخورید۔ یک دو لقمہ بیش نخورید۔ بیائید بیائید
نان خشک می شود۔ صبح مردانست از غذا انکار خوب نیست۔ نان گرم و آب
خنک نعمت الٰہی ست۔ نظر قلی برو۔ یک پیپہ را ماست بتان قیماق[5] ہم براے
چائے بگیر۔ آب خوردن بدہ۔ ہشدار کہ نریزد۔ گرم ست برو آب تازہ از چاہ بیار
تابستان ہند ہمین یک قباحت دارد۔ رکابی پلاؤ پیش ترک بگذار۔ نگاہ کن کاسہ شوربا
کج نشود۔ روغن بستہ[6] شدہ۔

---

[1] زیرجامہ اہل زبان پائجامہ کو کہتے ہین اور یہ لفظ بے اضافت بولنا چاہیے۔ اس فقرے کے معنے یہ ہین کہ پائجامہ مین ازاربند ڈال ۱۲

[2] جسے رومال کہتے ہین اہل فارس اسے دستمال کہتے ہین ۱۲

[3] ۹ یا ۱۰ بجے کے وقت کو چاشت کہتے ہین اور اہل زبان اپنے محاورہ مین طعام چاشت کو کہتے ہین ۱۲

[4] طعام شام کو فقط شام کہتے ہین ۱۲

[5] قیماق ترکی مین ملائی کو کہتے ہین ۱۲

[6] یعنی سردی سے جم گیا ہے ۱۲

اہلی برکت زمستان ست۔ دیگدان گرم ست۔ زغال روشن کن منقل[۵۱] گذاشتہ بیار آتشگیر بمن[۵۲] بدہ۔ بگو قدرے چاے[۵۳] دم کنند۔ چاے حاضر ست۔ معاف دارید آغا! نمی خورم کہ خشکی می آرد۔ خیر از یک فنجان[۵۴] چہ می شود۔ قدرے شیر بنیداز ید کہ خشکیش را می برد۔ نبات تہ نشین شدہ۔ چمچہ بدہ کہ بجنبانم۔ بسیار گرم ست۔ چلیم پُر کن میل[۵۵] بفرمائید الطاف[۵۶] شما کم نشود قلیان پیش جناب آغا بگذار۔ دود[۵۷] ے کردہ بدہ۔

خرید و فروخت کی باتین

میوہ فروش حاضر ست۔ بیارید کجا ست؟ انار یک سیر بچند می دہی؟ سیرے دہ آنہ سیب روپیہ را چند؟ بست و پنج۔ خدا را ببین بابا راست بگو آغا! ہنوز دست[۵۸] ہم نکردہ ام۔ از شما زیادہ نمی خواہم۔ انار سیرے ہشت آنہ و سیب روپیہ را سی دانہ می دہم سیب خام ست۔ خیر پختہ است آغا۔ رنگش بہ بینید بوش کنید۔ ازین بہتر دگر چہ خواہد بود؟ ہر چہ خام باشد مال من۔ بلی ملک ہند است بابا۔ ہر چہ خواہی بگیر تا کابل برو ببین کہ ہمچو سیب ہا را آنجا بز و گوسفند ہم نمی خورند۔ انارت شیرین ست یا ترش؟ در قتی[۵۹] چیست۔

---

۵۱ انگیٹھی ۱۲

۵۲ اہل زبان آتشگیر سے کہتے ہین جسے یہان عام لوگ دست پناہ کہتے ہین ۱۲

۵۳ محاورہ ہے یعنی چاے پکاؤ ۱۲

۵۴ ہندی مین پیالہ کو کہتے ہین ۱۲

۵۵ اہل زبان اپنے محاورہ مین کسی کی کہانے پینے کی تواضع کرتے ہین تو کہتے ہین کہ میل بفرمائید یعنی یہ چیز نوش کیجیے ۱۲

۵۶ شکریہ کے مقام پر یہ فقرہ کہتے ہین ۱۲

۵۷ محاورہ ہے یعنی سلگا کردہ ۱۲

۵۸ بہنی کو کہتے ہین یعنی دست لاف فارسی کتابی ہے ۱۲ ۵۹ قتی ترکی مین صندوقچہ یا ڈبیا کو کہتے ہین ۱۲

زعفران ست یک تولہ بچند آنہ میدہی؟ ہشت آنہ۔ بسیار گران! خیر۔ یک سخن دارم آغا از پنج آنہ کمتر نمی دہم۔ این قدر گران جائی ممکن با با۔ کہ می گیرد؟ خیر مردم بارزو می برند کہنہ شدہ۔ حرف مرا گوش کن۔ در گران فروشی نفع نیست۔ اگر ارزان می فروشی بسیار می فروشی و بسیار نفع می بری۔ خیر گفتہ شما بجان منظور ست بگیرید۔ پنج تولہ میخواہم۔ وزن کن۔ ترازوے مشقالی[۱] ندارم۔ این نافہ است؟ یک نافہ بچہ قیمت میدہی؟ ہفت روپیہ۔ پناہ بخدا۔ یک حرف دارم آغا۔ از پنج روپیہ کم نیست۔ اکنون من ہم بگویم۔ بفرمائید۔ اگر چار روپیہ می گیری بگیر۔ ورنہ اختیار داری با مان خدا[۲]۔ خیر بگیرید۔ ہر چہ پسند شما باشد بر دارید۔ خود دو دانہ چیدہ بدہ۔ ہمہ اش یکسان است۔ سر موی فرق نیست۔ فیروزہا داری؟ بلی حالا از نیشا پور رسیدہ انگشترش از نقرہ است یا سرب؟ از نقرہ۔

رات کا وقت

آفتاب بمغرب رفت۔ اکنون شام شد۔ شفق ہم طرف شد۔ چراغ روشن کن شمع روشن کن۔ چراغ روشنی کمتر دارد۔ روغن در چراغ بریز کہ خاموش نہ شود۔ گل بگیر۔ سر فتیلہ[۳] را پیش کن۔ ببین ستارہ ہا چہ طور گرد ماہ صف زدہ اند ماہ ہالہ بر آوردہ است۔ البتہ دلیل باران ست۔ اکنون شب ماہ است مہتاب عجب لطفے دارد! ماہ چہار دہم بدرست۔ خیر پنج روزہ روشنی ست باز ہمان شب تار و جہان تاریک۔ اجازت ست؟ حالا رخصت می شوم۔

---

[۱] چھوٹی ترازو یعنی کانٹا ۱۲

[۲] یہ فقرہ رخصت کے وقت کہا کرتے ہیں اور ایسے موقع پر اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ جاؤ خدا حافظ ۱۲

[۳] یعنی بتّی اکسا دو ۱۲

کجا می روید؟ وقت وقت رفتن نیست ہمین جا خواب کنید شب بسیار گذشت برلے جناب آغا فرش خواب[۱] بیندازد۔ توشک را بتکان[۲]۔ لحاف را پائین[۳] بگذار۔ شما کجا خواب می کنید؟ ہمین جا۔ از شب چہ خبرست؟ البتہ سہ پاسے از شب گذشتہ یک نیم پاس باشد۔ امروز مرا زود تر خواب گرفت۔ چراغ را کنارہ بگذار۔ شمعدان سرِ طاقچہ بنہ۔ کلید زیر بالینم بمان۔ دروازہ را ابیش[۴] کن۔ چون پارۂ از شب گذرد مرا بیدار کن کہ چیزے نوشتن دارم۔ چشم گربہ را دیدید؟ با این رالپشک میگوئیم از قسم براق[۵] ست۔ دو تا بچہ ہم دارد۔ تماشا[۶] کنید۔ چہ بازیہا می کنند؟ دست بر پشتش کشید۔ خوش می شود۔ خرخر می کند۔ ہمین نشان محبتش ہست؟ بگذار کہ بدود۔ بہ دہن چہ وارد۔ موشکی باشد۔ مگزار کہ سر فرش بیاید۔ فرش خراب می شود۔ بدرش کن۔ گربہ مسکین جانور نیست۔ بلی پیش شما مسکین ست از موش و گنجشک پرسید۔

بچہ را دیدم گربہ را آزار داد۔ دُمش محکم گرفت۔ گربہ پنجہ زد کہ خون از دیدہ طفل بچکید۔ ناخن گربہ قہرِ خداست۔ کم از خنجر خونریز نیست۔ کارے کہ از گربہ می آید از شیر نمی آید۔

سگ را نگاہ کنید چہ محبت میکند ببنید چہ طور دمش می جنباند۔ نشان محبتش ہمین ست

---

[۱] یعنی بچھونا بچھاؤ ۱۲

[۲] توشک جھاڑو ۱۲

[۳] پائینتی رکھو ۱۲

[۴] اہل زبان کا محاورہ ہے یعنی دروازے کو بھیڑ دے ۱۲

[۵] اس قسم کی بلی کو کہتے ہین جسکی پشم بڑی بڑی ہوتی ہے ۱۲

[۶] اہل زبان کا محاورہ ہے یعنی دیکھو ۱۲

خویش و بیگانہ را خوب می شناسد دوست و دشمن خوب می داند۔ یک صفتش قناعت ست کہ برابر صد وصف ست۔ یک استخوانش بس ست۔ صدا یش می کنم و دیدہ می آید بشما آشنا[1] شدہ۔ دست بدہنش مکنید کہ می گزد۔ دمش مگیرید خوشش نمی آید مگذارید کہ درون بیاید۔ روزے بصحرا بردم و سرگرمش سر دادم چہ گویم؟ ہمان نقل گربہ و موش بود۔

شادی را دیدی؟ بوزنہ فارسی کتابی ست۔ ببین سر دیوار نشستہ۔ دست پیش مکن کہ می زند۔ بدجانوریست مرا حرکاتش خیلی خوش می آید۔ چہ قدر بآدم می ماند چہ صورتہا می سازد کہ خندہ می آید۔

ابر سیاہے از جانب شمال برخاستہ۔ البتہ خواہد بارید۔ برق ہم می تابد دودیدہ بیائید۔ قدم بردارید۔ پیش از باریدن بخانہ برسیم۔ اینک در رسید حالا زور آورد۔ بیائید ابدکانی پناہ گیریم تا تر نشویم۔ آب زور می بارد۔ اکنون استاد۔ حالا کم شد۔ ہنوز ناودہ[2] جاری ہستند۔ زمین ہمہ گل شد۔ سوے مشرق نگاہ کنید۔ قوس قزح برآمدہ۔ پہ پہ[3]۔ خوش رنگہا دارد۔ این روشنی و صداے مہیب چہ بود؟ این برق ست و رعد۔ صاعقہ است کہ سر مردم می افتد وہلاک می کند۔ پناہ بخدا! الٰہی از آسیبش نگہدار۔ باران رحمت الٰہی ست اکنون گیاہ می روید۔ روے زمین ہمہ سبز می شود۔ گلبن گل می کند۔ درخت ثمر می بندد۔ غلہ پیدا می شود۔

---

[1] اہل زبان کا محاورہ ہے یعنے تم سے ہل گیا ہے۔

[2] یعنی پرنالے ۱۲

[3] محاورہ اہل زبان مین اسی طرح ہے جیسے ہم کہتے ہین واہ واہ وا کہ جس سے تعریف اور تحسین متعجبانہ پائی جاتی ہے ۱۲

گلزار دبستان

حصۂ دوم

حکایت اوّل

روزی بادشاہی مع شاہزادہ بشکار رفت چون ہوا گرم شد بادشاہ و شاہزادہ لبادہ خود را بردوش مسخرہ نہادند۔ بادشاہ تبسم کرد و گفت ای مسخرہ بر تو بار یک خرست گفت بار دو خر

حکایت دوم

شیری و مردی در یک خانہ تصویر خود ہا دیدند مرد شیر را گفت می بینی شجاعت انسان کہ شیر را تابع کردہ است شیر گفت مصور این انسان ست اگر شیر مصور بودے این چنین نبودے

حکایت سوم

شخصے مرتبۂ بزرگ یافت۔ دوستے برای تہنیت نزد او رفت۔ آن شخص پرسید کیستی و چرا آمدہ۔ دوست او شرمندہ گردید و گفت مرا نمی شناسی دوست قدیم توام برای تعزیت نزد تو آمدہ ام شنیدہ ام کہ کور شدہ

حکایت چہارم

طبیبے ہر گاہ بگورستان رفتے چادر بر سر و روی خود کشیدے مردمان پرسیدند کہ سبب این چیست گفت از مردگان این گورستان شرم میکنم زیرا کہ از دوائے من مردہ اند

حکایت پنجم

درویشی نزد بخیلی رفت و چیزی سوال کرد بخیل گفت اگر یک سخن من قبول کنی هرچه بگوئی خواهم کرد. درویش پرسید آن سخن چیست. گفت گاهی چیزی از من مخواه دیگر هرچه بگوئی بکنم

حکایت ششم

شخصی از افلاطون پرسید که سالهای بسیار در جهاز بودی و سفر دریا کردی و در دریا چه عجائب دیدی. گفت عجیب همین بود که از دریا بکنار بسلامت رسیدم

حکایت هفتم

شاعری توانگری را مدح کرد و هیچ نیافت پس هجو کرد توانگر او را هیچ نگفت روز دیگر شاعر بر در خانهٔ او رفت و نشست توانگر گفت ای شاعر مدح کردی هیچ ترا ندادم هجو کردی هیچ نه گفتم حالا چرا اینجا نشسته گفت حالا میخواهم که اگر بمیری مرثیه تو هم بگویم

حکایت هشتم

شخصی دستار درویشی گرفت و گریخت درویش بگورستان رفت و نشست مردمان او را گفتند که آن شخص دستار ترا بطرف باغی برد و تو در گورستان چرا نشسته و چه میکنی گفت او نیز آخر اینجا خواهد آمد از این سبب اینجا نشسته ام

حکایت نهم

شخصی در خواب با شیطان ملاقات کرد یک سیلی بر روی او زد و ریش او را گرفت و گفت ای ملعون دشمن ما هستی و برای فریب دادن ما مردمان ریش را از میان دادی چون سیلی دیگر بر روی او زد بیدار شد و ریش خود را در دست خود دید شرمنده گردید و بر خود خندید

حکایت دهم

شخصی با بخیلی دوستی داشت روزی بخیل را گفت که حالا بسفری روم انگشتری خود مارا بده تا آنرا

نزد خود خواهم داشت هرگاه او را خواهم دید ترا یاد خواهم کرد جواب داد که اگر مرا یاد داشتن میخواهی هرگاه انگشت خود خالی بینی مرا یاد کن که انگشتری از فلان خواسته بودم نداد۔

حکایت یازدهم

روزی شاعرے تقصیرے کرد بادشاه جلاد را فرمود که رو بروی من او را بکش لرزه براندام شاعر افتاد ندیمے او را گفت این چه نامردی و بیجگریست مردان گاهی چنین نمی ترسند شاعر گفت ای ندیم اگر مردی بیا بجاے من بنشین تا من برخیزم بادشاه این لطیفه پسندید و خندید و تقصیر او معاف فرمود

حکایت دوازدهم

بادشاهی در خواب دید که تمام دندانهاے او افتاده اند از منجمے تعبیر آن پرسید گفت که همه اولاد و اقارب بادشاه رو بروی بادشاه خواهند مرد بادشاه در خشم شد و منجم را قید کرد و منجم دیگری را طلبید و تعبیر آن خواب پرسید عرض کرد که از همه اولاد و اقارب بادشاه زیاده تر خواهد زیست بادشاه این لطیفه پسندید و انعام داد

حکایت سیزدهم

شخصے پیش یکی نویسنده رفت و گفت خطے بنویس گفت پای من درد می کند آن شخص گفت ترا جاے فرستادن نمیخواهم که چنین عذر میکنی جواب داد که این سخن تو راست ست لیکن هرگاه که براے کسی خطی می نویسم طلبیده می شوم براے خواندن آن زیرا که دیگر شخص خط من خواندن نمیتواند

حکایت چهاردهم

درویشے تقصیر بزرگ کرد درویش حبشی کوتوال برد کوتوال حکم کرد که تمام روی درویش سیاه کنید و در تمام شهر گردانید درویش گفت ای کوتوال نصف روی من سیاه کن ورنه همه مردمان شهر خواهند دانست که حبشی کوتوال هستم کوتوال از این سخن خندید و تقصیر درویش معاف کرد

حکایت پانزدهم

شاعرے مسکین پیش توانگرے رفت و چنان نزدیک او نشست که میان شاعر و توانگر از یک وجب زیاده تفاوت نبود توانگر ازین سبب برهم شد و روی ترش کرد و پرسید که درمیان تو و خر چه تفاوت ست گفت بقدر یک وجب توانگر ازین جواب بسیار خجل شد و عذر نمود

حکایت شانزدهم

آورده اند که حضرت آدم علیه السلام چون در بهشت گندم تناول نمود و لباسهاے که پوشیده بود از تن او فرو ریخت و چپ و راست می گریخت و در پس هر درخت پنهان میشد خطاب رسید که اے آدم از ما می گریزی گفت نے خداوندا از تو چگونه گریزم و کجا توان گریخت اما از خطاے خود شرم میدارم

حکایت هفدهم

اعرابی شتری گم کرده بود سوگند خورد که چون بیابم بیک درم بفروشم چون شتر یافت از سوگند خود پشیمان شد گربه در گردن شتر آویخت و بانگ زد که شتر را بیک درم می فروشم و گربه را بصد درم اما از یکدیگر جدا نمی فروشم شخصے در آنجا وارد شد و گفت چه ارزان بودے اگر این شتر را این قلاده در گردن نبودے

حکایت هجدهم

نابینائی در شب تار چراغ در دست و سبوے بر دوش گرفته در بازار می رفت شخصی اورا دید پرسید که ای احمق روز و شب در چشم تو یکسان است از چراغ ترا فائده چیست نابینا خندید و گفت این چراغ برائے من نیست بلکه برائے تست تا در شب تار سبوی مرا نشکنی

حکایت نوزدهم

پادشاهی از منجمی پرسید که چند سال از عمر من باقیست گفت ده سال پادشاه بسیار متفکر گردید و هم بیمار بر بستر افتاد وزیر عاقل آن منجم را در روی پادشاه طلبید و پرسید

که چند سال از عمر تو باقیست گفت بیست سال وزیر همان وقت شمشیر کشیده او را در پیش پادشاه
بقتل رسانید پادشاه خوشنود گردید و حکمت وزیر را پسندید و بار دیگر هیچ سخن منجم نشنید

حکایت بیستم

نقاشی در شهری رفت و آنجا پیشهٔ طبابت آغاز کرد بعد چند روز شخصی از وطن او در آن
شهر رسید و او را دید و پرسید که حالا چه پیشه میکنی گفت طبابت پرسید چرا گفت از برای
آنکه اگر درین پیشه تقصیری میکنم خاک آنرا می پوشد

حکایت بیست و یکم

روزی شخصی با خود میگفت که هر چه در زمین و آسمان است همه برای من است خدا مرا بسیار
بزرگ آفریده در آن اثنا پشه بر بینی او نشست و گفت ترا چنین غرور نشاید زیرا که هر چه
در زمین و آسمان است خدا برای تو آفریده ما ترا برای من نمیدانی که من از تو بزرگ ترام

حکایت بیست و دوم

پادشاهی دانشمندی را طلبید و گفت میخواهم که ترا قاضی این شهر کنم دانشمند گفت لائق
این کار نیستم پادشاه پرسید چرا جواب داد که آنچه گفتم اگر راست گفتم مرا معذور دارید و اگر
دروغ گفتم پس دروغگو را قاضی کردن مصلحت نیست پادشاه عذر دانشمند پسندید
و او را معذور داشت

حکایت بیست و سوم

کوزپشتی را گفتند میخواهی که پشت تو راست شود یا پشت دیگر مردمان همچو پشت تو
کوژ گردد گفت میخواهم که پشت دیگر مردمان کوژ گردد تا از آن چشم که دیگران مرا می بینند
من آنها را هم بینم

حکایت بیست و چهارم

دانشمندی مصاحب پادشاه بود و سوی پیش خود نمی آمد روزی پادشاه او را گفت که اگر

بار دیگر موی ریش خواهی برکند بر تو سیاست خواهم نمود بعد چند روز دانشمند کار بدی کرد که پادشاه
بسیار بر وی مهربان گردید او را گفت هر چه بخواهی ترا بخشم دانشمند گفت ریش من مرا بخشش
دیگر هیچ نمی خواهم پادشاه تبسم کرد و گفت اگر خوشی تو در همین است بخشیدم

حکایت بیست و پنجم

دزدی در مقام شخصی برای دزدیدن اسپ رفت اتفاقاً گرفتار شد صاحب اسپ
دزد را گفت اگر حکمت دزدی اسپ مرا بنمائی ترا آزاد کنم دزد قبول کرد و نزد اسپ
رفت و رسن پای او کشاد و بعد از آن لگام داد و پس بر اسپ سوار شد و تیز راند و گفت ببین
این طور دزدی میکنند مردمان هر چند تعاقب او کردند نیافتند

حکایت بیست و ششم

شخصی بسیار مفلس بود و هیچ نداشت آخر او در اصطبل نشست لیکن طرفه که سر اسپان می شد و دم
او کرده بود و در داد که ای مردمان تماشای عجیب ببینید که سر اسپ بجای دم است همه
مردمان شهر جمع شدند هر شخصی که در اصطبل برای تماشا می شتافت از وی یک تنکه
می گرفت و او را راه می داد هر که در آن اصطبل می رفت شرمنده از آنجا بر آمده بهیچ کس نگفت

حکایت بیست و هفتم

امیر تیمور لنگ چون بهندوستان رسید مطربان را طلبید گفت از شما کدام خوشنواتر است گفتند در این
شهر مطربان کامل از مطربی نابینا پیش پادشاه حاضر شد و سرودی آغاز کرد پادشاه بسیار خوش
گردید و نام او پرسید گفت نام من دولت است گفت دولت هم کور می شود جواب داد که
اگر دولت کور نشود بخانهٔ لنگ نیاید پادشاه این جواب پسندید و انعام بسیار داد

حکایت بیست و هشتم

شخصی نزد طبیب رفت گفت شکم من درد میکند و آن طبیب پرسید امروز چه خورده گفت
نان سوخته طبیب دوای چشم او کردن خواست آن شخص گفت ای طبیب درد شکم را با چشم چه نسبت

حکیم گفت اول ترا دوای چشم باید کرد زیرا که اگر چشم تو درست بودی نان سوخته نمی‌خوردی۔

حکایت بیست و نهم

شخصی را یک کیسهٔ دینار در خانه گم شد و بقاضی خبر کرد قاضی همهٔ مردمان خانه را طلبید و
بهر کس یک یک چوب داد که همه آن در طول برابر بود و گفت هر که دزد است چوب او
بقدر یک انگشت دراز خواهد شد چون همه را رخصت کرد شخصی که دزدیده بود ترسید و چوب را
بقدر یک انگشت تراشید روز دیگر چون قاضی همه را طلبید و چوبها دید معلوم کرد که دزد است
کیسهٔ دینار از او گرفت و سیاست نمود

حکایت سی ام

شخصی با شخصی شرط کرد که اگر بازی ببازم یک آثار گوشت از اندام من بتراش چون بازی بباخت
مدعی ایفای شرط خواست او قبول نکرد هر دو پیش قاضی رفتند قاضی مدعی را گفت معاف
کن قبول نکرد قاضی برهم شد فرمود که بتراش لیکن اگر اندک یا زیاده از آثار خواهی تراشید
ترا سیاست خواهم نمود مدعی نتوانست ناچار شده معاف کرد

حکایت سی و یکم

شخصی طوطی پرورده و را زبان فارسی آموخت طوطی در جواب هر سخن می‌گفت درین چه شک
روزی آن شخص طوطی را در بازار برای فروختن برد و صد روپیه قیمت آن ظاهر کرد مغلی از
طوطی پرسید که لایق صد روپیه هستی گفت درین چه شک مغل خوشوقت شد و طوطی را خرید بخانهٔ خود
برد و هر سخن که با طوطی می‌گفت جواب آن درین چه شک می‌یافت۔ در دل خود شرمنده و
پشیمان گردید و گفت حماقت کردم که چنین طوطی خریدم گفت درین چه شک مغل را
تبسم آمد و طوطی را آزاد کرد

حکایت سی و دوم

دانشمندی سوی مجلسی نشست و با مردمان وعظ می‌گفت شخصی در آن مجلس می‌گریست

روزی دانشمند گفت سخن من در دل این شخص بسیار اثر می کند از این سبب می گرید. دیگران آن شخص را گفتند که در دل ما سخن دانشمند هیچ اثر نمی کند چگونه دل داری که میگریی گفت بر سخن دانشمند نمی گریم بلکه یک خصی پرورده بودم و او را بسیار دوست می داشتم چون خصی پیر شده مرد هرگاه دانشمند سخن میگوید ریش او می جنبد خصی مرا یاد می آید زیرا که او هم این چنین ریش دراز میداشت

حکایت سی و سوم

روزی سکندر با حاضرین مجلس گفت که تا کسی را محروم نکردم هر کس هر چه از من خواست بخشیدم شخصی آن وقت عرض کرد که خداوندا یک درم در کار است به بخش. سکندر فرمود که از بادشاهان چنین محقر خواستن بی ادبیست آن شخص گفت که اگر بادشاه را از یک درم دادن شرم می آید ملکی مرا ببخشد. سکندر گفت اول سوال کردی کم از مرتبهٔ من و دیگر سوال کردی زیاده از مرتبهٔ خود هر دو سوال بیجا کردی آن شخص لاجواب و شرمنده گردید

حکایت سی و چهارم

شخصی نوکر خود را گفت که اگر علی الصباح دو زاغ دیده باشی مرا خبر کن که تنها را خواهم دید شگون نیک خواهم یافت تمام روز مرا بخوشی خواهد گذشت القصه نوکر او دو زاغ را دیده به صاحب خود را خبر کرد صاحب او چون بیرون آمد یک زاغ را دید و زاغ دیگر پریده بود بسیار بر نوکر غضبناک شد و تازیانه زدن گرفت همان وقت دوستی برای او طعام فرستاد نوکر عرض کرد که ای خداوند یک زاغ را دیدی طعام یافتی اگر دو زاغ را میدیدی یافتی آنچه من یافتم

حکایت سی و پنجم

شاعری پیش توانگری رفت و ثنا بسیار او را ستود و توانگر خوشنود شد و گفت نزد من

نقد نیست لیکن غله بسیار است اگر فردا بیائی بهم شاعر بخانهٔ خود رفت و وقت سحر نزد توانگر باز آمد توانگر پرسید چرا آمدی گفت دیروز وعدهٔ دادن غله کردی ازین سبب باز آمده ام توانگر گفت عجب احمق هستی تو از سخن مرا خوش کردی من نیز ترا خوش نمودم حالا چرا غله دهم شاعر شرمنده شده باز رفت

حکایت سی و ششم

شخصی قاضی در کتابی دید که هر کسیکه سر خردی دارد و ریش دراز احمق میشود و قاضی سر خرد داشت و ریش بسیار دراز با خود گفت که سر را بزرگ کردن نمیتوانم لیکن ریش را کوتاه خواهم ساخت مقراض تلاش کرد نیافت ناچار نیم ریش را در دست گرفت و نیم نزد چراغ برد چون موی را آتش گرفت شعله بر دست او رسید ریش را گذاشت همه ریش او سوخته شد قاضی بسیار شرمنده گردید بسبب اینکه هرچه در کتاب بود باثبات رسید

حکایت سی و هفتم

دو مصور با هم گفتند که ما هر دو کسان تصویر کشیم ببینیم کدام خوبتر کشد یک مصور خوشهٔ انگور نقش نمود و آنرا بر دروازه آویخت مرغان آمدند و بران منقار زدند مردمان آن تصویر را بسیار پسندیدند و در خانهٔ مصور دیگر رفتند و پرسیدند که کجا تصویر کشیده گفت در پس این پرده مصور اول خواست که پرده بردارد چون دست بر پرده نهاد معلوم کرد که پرده نیست بلکه پرده است که بران تصویر کشیده است مصور دیگر گفت که تو چنان تصویر کشیدی که مرغان فریب خوردند و من چنان تصویر کشیدم که مصور را فریفت

حکایت سی و هشتم

روزی پادشاهی ظالم از شهر بیرون رفت شخصی را زیر درختی نشسته دید پرسید که پادشاه این ملک چگونه است ظالم یا عادل گفت بسیار ظالم است بادشاه گفت مرا می‌شناسی گفت نه بادشاه گفت منم سلطان این ملک آن مرد ترسید و پرسید

و امیدانی پادشاه گفت نه گفت پسر صالح سوداگرم همراه سه فرزند لیوانه می شوم امروز یکی از آن
سه دوست. پادشاه بخندید و او را هیچ نگفت

حکایت سی و نهم

حضرت موسی علیه السلام مناجات کرد که الهی چه خوش بودی اگر چهار چیز بودی و چهار چیز نبودی. زندگانی بودی و مرگ نبودی بهشت بودی و دوزخ نبودی توانگری بودی و درویشی نبودی تندرستی بودی و بیماری نبودی. ندا آمد که ای موسی اگر زندگی بودی و مرگ نبودی بلقای ما که مشرف شدی اگر بهشت بودی و دوزخ نبودی از عذاب ما که ترسیدی اگر توانگری بودی و درویشی نبودی شکر نعمت ما که گفتی و اگر تندرستی بودی و بیماری نبودی ما را که یاد کردی

حکایت چهلم

دهقانی خربزه کاشت از سبب خوبی خربزه‌ها چه دزدان بپایی سر بیاده مردمان باغ خربزه را می زدند و از زراعت بری کوفتند روزی دهقان پوست شیری آورد برای نسبت وقت شب برای چریدن فرستاد پس آن خر هر شب با پوست شیر به باغ می رفت هر که شب می دید یقین میدانست که این شیر است حتی باغبان او را دید و از هیبت آن بر بالای درختی رفت در اثنای آن خری دیگر که در آن نزدیکی بود آواز کرد و خر دهقان نیز با او از در آمد و بانگ زدن همچو خران گرفت باغبان او را شناخت و دانست که این کیست از درخت فرود آمد و آن خر را بسیار لت زده براند

حکایت چهل و یکم

آورده اند که حضرت یوسف علیه السلام در سالهای قحط الوقت آنکه در مصر پادشاه بود هر روز ضعیف و نزار تر شدی سبب این حال از وی پرسیدند جواب نداد بعد از آن که بسیار الحاح کردند گفت مرضی دارم نهانی حکما گفتند شما مرض را تقریر فرمایید تا بمعالجه مشغول شویم

گفت هفت سال است که بر مسند پادشاهی متمکن شده ام و زمام اختیار رعایای مصر بدست تصرف من باز داده اند و درین مدت نفس من در آرزوی آنست که او را از نان جو سیر گردانم و نکرده ام گفتند این همه مشقت چرا میکشی گفت موافقت محتاجان گرسنگان میکنم و می ترسم که یک کس شبی در ولایت مصر گرسنه باشد و من آن شب سیر باشم مرا بقیامت گرفتاری بود

حکایت چهل و دوم

آورده اند که خواجه غلامی پارسا خداترس داشت ناگاه خواجه بیمار شد عهد کرد با خدا اگر ازین بیماری شفا یابم این غلام را آزاد کنم حق تعالی او را شفا داد خواجه دل در غلام بسته بود و او را آزاد نه کرد دیگر باره بیمار شد غلام را گفت برو طبیب را بیار تا مرا علاج کند غلام بیرون رفت و در آمد خواجه گفت طبیب کو گفت طبیب می گوید که او مخالفت من میکند و بدانچه میگویم وفا نمی کند او را علاج نمی کنم خواجه متنبه شد و گفت ای غلام طبیب را بگوی که از مخالفت باز گشتم و از نقض عهد توبه کردم باز غلام گفت ای خواجه طبیب میگوید که اگر تو این صفت پیش آری ما نیز شربت شفا ارزانی داریم خواجه غلام را آزاد کرد و فی الحال شفا یافت

حکایت چهل و سوم

سپاهی پیش دیوان بطلب وظیفه خود رفت و دستاویزی که با خود داشت دیوان را نمود از بسکه خزانه تهی بود وزیر فکری اندیشید و گفت سرخط تو ناتندرست و کهنه می نماید اعتماد را نشاید لشکری آشفته برخاست و بحضور پادشاه رفت و بکمال تهور و شجاعت فرمانی که از مهر پادشاهی رونق گرفته بود پیش نظر بگذاشت و مانند زهر مهر را پایان آوازه بهم رسانیدن گرفت و سر را خود بخود جنبانیدن چون چشم شاه بران لشکری افتاد پرسید که چه میکنی و چه کاری سپاهی گفت که بنده بطلب علوفه رفته بود و فرمان را نمود وزیر گفت که

تمسک تو مثل سرو کہنہ معلوم می شود حالا امتحان می کنم کہ کدام ترا تہ موافق میشود شاہ لطیفہ اش را بہ پسندید و نعمت بسیار بخشید

حکایت چہل و چہارم

دو کس مال خود را بہ پیرزنی سپردند و گفتند کہ ہر گاہ ما ہر دو خواہیم آمد خواہیم گرفت بعد چند روز شخصے از آنہا نزد پیرزن آمد و گفت کہ شریک من مرد حالا آن مال مرا بدہ پیرزن ناچار شدہ داد بعد ساعتی چند شخص دیگر آمد مال خواست پیرزن گفت کہ شریک تو آمدہ بود و ترا مردہ ظاہر ساخت ہر چند مبالغہ کردم لیکن سخن من نشنید ہمہ مال ابرد آن شخص زن را پیش قاضی برد و انصاف خواست قاضی بعد از تامل دریافت کہ زن بے تقصیر است فرمود کہ اول شرط کردہ بودی کہ ہر گاہ ما ہر دو شریک خواہیم آمد مال خواہیم گرفت تو شریک خود را بیار مال بگیر تنہا چگونہ یابی مرد لاجواب شدہ راہ خود پیش گرفت

حکایت چہل و پنجم

درویشی بر دکان بقالی رفت و در خریدن ستیزی کرد بقال رنجیدہ او را دشنام داد درویش در خشم شد و پاپوشی بر سر بقال زد بقال پیش کوتوال رفت و نالش نمود کوتوال درویش را طلبید و پرسید کہ چرا بقال را زدی درویش گفت کہ بقال مرا دشنام داد کوتوال گفت ای درویش تقصیر بزرگ کردی لیکن فقیر ہستی ازین سبب ترا سیاست نمی کنم ہشت آنہ بہ بقال بدہ کہ سزای تقصیر تو ہمین است درویش یک روپیہ از جیب خود برآوردہ در دست کوتوال داد و یک پاپوش بر سر کوتوال زد و گفت اگر ہمین انصاف است ہشت آنہ تو بگیر و ہشت آنہ او را بدہ ۔

حکایت چہل و ششم

بادشاہی بر دشمنی فوج فرستاد آن فوج شکست یافت شخصی جلد نزد بادشاہ آمدہ خبر رسانید

که فوج شما فتح یافت پادشاه بسیار خوشنود گردید و بعد از دو روز خبر هزیمت یافت پادشاه بر آن
شخص سیاست کردن خواست عرض کرد که ای خداوند لائق سیاست نیستم زیرا که دو روز
شما را خوشنود کردم تو چرا مارا ناخوش می کنی - بادشاه این لطیفه را پسندید و او را انعام فرمود

حکایت چهل و هفتم

بخیلی دوستی را گفت که هزار روپیه نزد من است میخواهم که این روپیه ها را بیرون از شهر مدفون
کنم و سوای تو با کسی این راز نگویم القصه هر دو کسان بیرون شهر رفته زیر درختی نقد مذکور را دفن
کردند بعد چند روز بخیل تنها زیر آن درخت رفت از نقد هیچ نشان نیافته با خود گفت که
سوای آن دوست کسی نبرده است لیکن اگر از وی بپرسم هرگز اقرار نخواهد کرد پس بخانه او رفت
و گفت بسیار نقد بدست من آمده است میخواهم که همانجا نهم پس اگر فردا بیائی باهم بردیم
دوست مذکور بطمع نقد بسیار آن نقد را آنجا باز نهاد و بخیل روز دیگر آنجا تنها رفت نقد خود
یافت حکمت خود را پسندید و باز بر دوستی دوستان اعتماد نکرد

حکایت چهل و هشتم

شخصی گرسنه می رفت اعرابی را دید که بر کنار دریا طعام میخورد نزد او رفت و گفت از طرف خانه تو می آیم
اعرابی پرسید که زن و فرزند و شتر من همه بخیریت اند گفت بلی اعرابی را خاطر جمع شد و باز بر آن
شخص نظر نکرد آن شخص گفتن آغاز کرد که ای اعرابی این سگ که حالا بحضور تو نشسته
است اگر سگ تو زنده می ماند چنین می شد اعرابی سر بالا کرد و گفت سگ من از چه سبب
مرد گفت گوشت شتر تو بسیار خورد پرسید که شتر چگونه مرد گفت زن تو مرد از ین سبب
کسی او را کاه و دانه و آب نه داد پرسید که زن چگونه مرد گفت در غم پسر تو بسیار گریست
و سنگ را بر سر و سینه زد پرسید پسر چگونه مرد گفت خانه بر او افتاد اعرابی چون این احوال خانه
خرابی شنید خاک بر سر انداخت و طعام را همانجا گذاشت و طرف خانه خود روانه شد
آن شخص بدین حکمت طعام یافت

حکایت چہل و نہم

سوداگران پیش بادشاه رفتند و اسپان را بر وعرض نمودند بادشاه بسیار پسندید و خرید و لک روپیه زیاده از قیمت بسوداگران داد و فرمود که از ملک خود باز اسپان را بیارید سوداگران رخصت شدند روزی بادشاه بحالت خوشی و مستی وزیر را گفت که اسامی جمیع احمقان بنویس وزیر عرض کرد که پیش ازین نوشته ام و اول نام شما نام حضرت ست پرسید چرا گفت سوداگران را لک روپیه که برای آوردن اسپان بے ضامنی و اطلاع مسکن آنها عنایت شد علامت حماقت ست بادشاه گفت اگر سوداگران اسپان بیارند پس چه باید کرد گفت اگر بیارند نام حضرت از دفتر احمقان محو خواهم کرد و نام سوداگران آنجا خواهم نوشت ۔

حکایت پنجاهم

شخصے مال بسیار صرافی را سپرد و بسفر رفت چون باز آمد تقاضا نمود صراف انکار کرد و قسم خورد که مرا هیچ نه سپرده آن شخص پیش قاضی رفت و احوال خود گفت قاضی تامل کرده فرمود کسی را مگو که فلان صراف مال من نمیدهد تدبیری برای مال تو خواهم کرد قاضی آن صراف را طلبید و گفت کارهای بسیار پیش آمده است تنها کردن نمیتوانم ترا نائب خود کردن میخواهم زیرا که متدین هستی صراف قبول کرد و بسیار خوش گردید چون بخانه رفت قاضی آن شخص را طلبید و گفت حالا مال خود از صراف بخواه البته خواهد داد شخص مذکور پیش صراف رفت صراف چون روی او دید گفت بیا بیا خوش آمدی مال تو فراموش کرده بودم دی شب مرا یاد آمد القصه مال باو داد و از طمع نیابت پیش قاضی رفت قاضی گفت امروز پیش بادشاه رفته بودم شنیدم که کارے بزرگ ترا سپردن می خواهد خدا را شکر کن که مرتبه بزرگ خواهی یافت حالا نائب دیگر برای خود تلاش خواهم کرد القصه قاضی او را بدین حیله رخصت کرد

حکایت پنجاه و یکم

روزی پادشاهی با وزیر برای سیر رفت بکشتزاری رسید درختان گندم دید از قد آدم درازتر پادشاه متعجب شد و گفت چنین دراز درختان گندم گاهی ندیده ام وزیر عرض کرد که ای خداوند در وطن من درختان گندم همچو قد فیل بلند میشوند پادشاه تبسم نمود وزیر با خود گفت که پادشاه سخن من دروغ پنداشت ازین سبب تبسم کرد چون از سیر باز آمد خط بفرمان وطن خود برای چند درختان گندم فرستاد تا که خط آنجا رسید فصل گندم گذشته بود القصه بعد یکسال درختان گندم از آنجا رسیدند وزیر پیش پادشاه برد پادشاه پرسید چرا آوردی عرض کرد که در سال گذشته بنده عرض کرده بودم که درختان گندم همچو قد فیل بلند میشوند حضور تبسم کردند با خود گفتم که سخن من دروغ پنداشتند برای تصدیق سخن خود آوردم پادشاه گفت حالا باور کردم لیکن زنهار پیش کسی چنین سخن مگو که بعد سالی باور کنند

حکایت پنجاه و دوم

سواری در شهری رفت شنید که اینجا دزدان بسیار اند وقت شب سائیس را گفت که تو نخسپ من بیدار خواهم ماند زیرا که مرا بر تو اعتماد نیست سائیس گفت ای خداوند این چه سخن است نمی پسندم که من در خواب باشم و صاحب بیدار نه هرگز چنین نخواهم کرد القصه صاحب او خفت بعد یک پاس بیدار گردید سائیس را گفت چه میکنی گفت در فکر هستم که خدا زمین را بر آب چگونه گسترد گفت می ترسم که دزدان آیند ترا خبر نشود گفت ای خداوند خاطر جمع دارید خبردار هستم سوار باز خفت در نصف شب بیدار شد پرسید ای سائیس چه میکنی گفت در فکرم که خدا چگونه آسمان را بی ستون ایستاده کرد گفت در فکر تو می ترسم مبادا که دزدان بیایند و اسپ را ببرند اگر خفتن میخواهی بخسپ من بیدار خواهم ماند گفت مرا خواب نمی آید سوار خفت و چون ساعتی شب

باقی ماند بیدار شد سائیس را پرسید چه میکنی گفت در فکرم هستم که اسپ را دزد برده است فردا
زین را من بر سر خواهم داشت یا صاحب

حکایت پنجاه و سوم

دانشمندی هزار روپیه عطاری را سپرد و بسفر رفت بعد مدت از سفر باز آمد روپیه خود از عطار خواست عطار گفت دروغ میگوئی مرا نسپرده دانشمند با وی در آویخت مردمان جمع شدند و دانشمند را تکذیب کردند و گفتند این عطار بسیار دیانتدار است گاهی خیانت نکرده اگر با این مناقشه خواهی کرد سزا خواهی یافت دانشمند ناچار شد و احوال بر کاغذی نوشت و بادشاه را نمود بادشاه فرمود برو و نزد دکان عطار بنشین و او را هیچ مگو چهارم روز از این طرف خواهم رفت ترا سلام خواهم کرد سوای جواب سلام هیچ با من مگو چون از آنجا بروم نقد خود از عطار بخواه اینچه او گوید مرا خبر کن دانشمند موافق حکم بادشاه بر دکان عطار نشست روز چهارم بادشاه با حشمت بسیار آن طرف رفت چون دانشمند را دید اسپ را استاده کرد و برای دانشمند سلام خواند دانشمند جواب سلام گفت بادشاه فرمود ای برادر گاهی نزد من نمی آئی و هیچ احوال خود با من نمی گوئی دانشمند از کسر نفسی سر جنبانید و دیگر هیچ نه گفت عطار این همه می دید و می ترسید چون بادشاه رفت عطار دانشمند را گفت که هر گاه نقد مرا سپردی کجا بودم و کدام شخص نزد من حاضر بود باز بگو شاید فراموش کرده باشم دانشمند همه احوال باز گفت عطار گفت راست میگوئی حالا مرا یاد آمد القصه هزار روپیه دانشمند را داد و عذر بسیار نمود

حکایت پنجاه و چهارم

طبیبی نادان خود را از همه افضل می پنداشت باری در محفل زبان بگشود و خود را می ستود و گفت هر چه تلخ است گرم است حکیمی حاذق در آنجا حاضر بود گفت هر که بی تجربه بر زبان برآورد خود را در محل زبان در آورد که خاصیت هر دو را باهم بسا اختلاف پیدا است

حکایت پنجاه و پنجم

آورده اند که هرگاه شاه محمد هند پارس را فتح کرد و در تصرف خود در آورد و اراده ملک مغرب که از
مدت تصمیم کرده بود فاسد نمود زنی پیش او حاضر شد گفت در ضلع عراق پاس رهزنان پسرم را
کشتند و متاعش بغارت بردند ملک گفت از ملک دور دست چگونه داد گرفته شود زن گفت
شاه والی این ملک دور دور از چگونه شدند ملک تحسین نمود و داد مظلومه رسید

حکایت پنجاه و ششم

آورده اند که در شهر فلان رسن معماری از بالای دیواری بسر مردی برافتاد بیچاره همان دم
جان بداد و معمار بسلامت ماند وارثانش چنگ در دامنش زدند و دعوی خون پیش حاکم بردند
فرمود که خون بها بگیرند که پیشش حل نمیرند راضی نشدند و سعی بسیار کردند حاکم دانست که جهل را
بجز جهل نتوان شکست آهن را بغیر آهن نرم نتوان کرد گفت که یکی از وارثان بربام برآید
و بر سر این مرد در آید تا بمیرد و قصه فراگیرد مدعیان عاجز گشتند و لب از دعوی فروبستند
و از سر خون او درگذشتند

حکایت پنجاه و هفتم

شاه حلب را ضرورتی پیش آمد که رفتن خود با لشکر افتاد چنین که از شهر خود بیرون رفت
پیرزنی سد راهش گشت گفت خدا را ساعتی توقف کن تا من این غریق ظلم و ستم را از گرداب
جور بساحل نجات برآرم ملک گفت چندی صبر کن که مرا فرصتی مانع استماع است
زال گفت اگر طاقت احتمال ضعیفان نداری خود را بادشاه چرا میشماری ملک را لطیفه اش
خوش آمد بعرضش در رسید و از جورش نجات بخشید بیت

ملوکان که راه خدا دیده اند	بشستند از سر راه برچیده اند

حکایت پنجاہ و ہشتم

اہلی مال فراوان یافت و خیال خام چنان تصور کرد کہ زیادہ از شصت سال نخواہم زیست پس ہمان بہتر کہ این نقد خود صرف کنم کہ بعد از من رایگان خواہند برد و من در گور تاسف خواہم خورد الحاصل در چند پایۂ فرصت آن نقد را بر باد داد و عمرش از شصت در گذشت کوچہ بکوچہ گدائی اختیار کرد و می گفت ای نیکمردان مال من بسبب خام خیالی از کف رفت برای خدا چیزی بمن دہید و دست من بگیرید

حکایت پنجاہ و نہم

ملاحی یکی را بہ بندوق کشت والیان مقتول دست گرفتہ بپیش شاہ چین حاضر کردند وکیلی یکی از شاہدان را پرسید تو گواہ مدعی ہستی یا مدعا علیہ گفت من معنی این نمی دانم لیکن کسیکہ او را قتل کرد می شناسم و گواہ او ہستم وکیل گفت تو عجب کسی کہ ہنوز معنی مدعی و مدعا علیہ نمیدانی و گواہی میدہی باز پرسید کہ جہاز تو کدام سمت است گفت در پس ٹیکل[ف] وکیل گفت پس ٹیکل کدام طرف را می گویند ملاح گفت صاحب عجب کس اند کہ ہنوز از پس ٹیکل واقف نیستند وسوال می کنند

حکایت شصتم

دہقانی ہر روز پنج نان می خرید روزی شخصی پرسید کہ ہر روز پنج نان خریدی کسی آیا می خوری یا می افگنی گفت یکی می اندازم و بہ یکی ادای قرض می سازم و یکی می نہم و دو دام میدہم سائل ازین مسائل در عجب ماند و گفت کہ این معما را باری معنی چہ باشد دہقان گفت آنکہ می نہم خود می خورم و آنکہ می اندازم بخوشدامن میدہم و آنکہ از و ادای قرض میکنم بہ پدرم می خورانم کہ در طفلی ما را ہم قرض دادہ بود و آنکہ قرض میدہم بہ پسر عطا می کنم کہ در پیری بکار خواہد آمد

[ف] پس ٹیکل لفظ انگریزی جائیکہ در جہاز صندوق قطب نما می نہند ۱۲

حکایت شصت و یکم

تاجرے از اسپانیہ بنواحی امریکا رسید شخصے از متعلقان ملک جمیع املاکش را بغارت برد تاجر ہر چند آہ و نالہ کشید سودے نہ بخشید مرد جہانگرد ناچار شد ہمدران بیشۂ پرخار اقامت کرد تا باشد کہ کسے بفریادش رسد و دادش دہد پس از مدتی سلطان آن بیابان بر سر وقتش گذر کرد مظلوم گستاخانہ و دلیرانہ عنان اسپش بگرفت و فریاد برآورد کہ داد این نامراد بدہ عمریست کہ در انتظار قدومت بسر می برم و خبرت نمی جویم شاہ بدلیری آن حال تباہ متغیر گردید و پرسید کہ مرا چگونہ شناختی و قرعہ بنام من چسان انداختی کہ والی ملکم و سلطان اقلیم دادخواہ گفت شمع لگن انجمن را کثرت ہجوم پروانہ تیرہ نمی گرداند و چہرۂ درخشان ماہ شب افروز از ازدحام نجوم و سیارہ خیرہ نمی ماند

حکایت شصت و دوم

مردے را تمنائے سرور در سر افتاد بدکان میفروش رفت و قدحی بادہ خواست میفروش ترشروے و تندخوے بود ساغر پر از بادہ نمودہ نصفے بر خاک ریخت و مابقی بآن مرد دادہ سخنی درشت گفت آن مرد نیک نہادی و بردباری را پیش برد و گستاخی او را تحمل کرد و خشم فرو خوردہ مشفقانہ پرسید ای عزیز چرا چنین کردی بادہ فروریختی گفت نادان نمیدانی کہ این فال نیک اختریست و مایۂ بختوری حالا از جائے متمتع خواہی شد و پیرایۂ مکنت خواہی یافت مرد نجیب از ین واردات عجیب خیلی متعجب گردید باز ہم حلم ورزید و رنجہ اش نرسانید و درمی بدست او داد کہ اندکی پنیر بیار بادہ فروش درون حجرہ رفت جوان حلیم خم بادہ اش سرنگون ساخت و بادہ را بر زمین انداخت میفروش چون باز گردید حال برین منوال دید سخت برہم شد و دست در گریبانش کرد و تاوان نقصان خواست آن مرد گفت تو گفتہ بودی کہ ریختن مے فال نیک ست حالا چرا برہم شدی

نصائح

نصیحت شصت و سوم

علم از همه دولت افضل ست علم موجب عزت و دولت است علم شے به از جهل شئے
حسب و نسب بے علم ناقص ست. عالم هر جا که رود عزت و حرمتش کنند. سرمایۂ بزرگی
عقل و ادب ست نه اصل و نسب. آدمی را نسبت به هنر درست باید کرد نه به پدر. عالم
بے عمل چون موم بی عسل هیچ لذتے ندارد. هرچه ندانی از پرسیدنش ننگ مدار

نصیحت شصت و چهارم

بهترین سرمایۂ اولاد آدم ادب ست بهترین عطایا نصیحت ست. به نمایش عیب پند
نمودن از آثار محبت است. بر دوستان نصیحت فرمودن باشد و بر نیکبختان پند شنودن هرکه
پند بزرگان نمی شنود در هلاک خود سعی می نماید

نصیحت شصت و پنجم

نرمی و ملائمت موجب اتحاد و مودت ست. تواضع از همه کس زیبا می نماید و از اهل دولت
زیباتر. شکر گزاری سبب زیادتی نعمت ست. هرکه صبر اختیار کند زود بمقصد رسد. هرکه کار
خود بخدا سپارد حسب دلخواه ساخته گردد. مدارا با دشمن خوش است صاحب دو به مدادامی رسد

نصیحت شصت و ششم

تاثیر صحبت لازم ست مصاحبت کتاب از همه بهتر ست. از صحبت نادان بادیه خوشتر در
صحبت نیکان بنشین از صحبت بدان بپرهیز. از صحبت جاهلان بپرهیز که صحبت نادان وبال جان
ست صحبت نیکان را منفعت بے نهایت ست. صحبت بدان مضرت بے نهایت. صحبت
بدان زود اثر کند و ضرر آن در اندک زمان بظهور رسد. هرکه با بدان نشیند نیکی نه بیند

نصیحت شصت و هفتم

راست بازی شعار کن. راست باز را دوست بسیار ست. راستی موجب رضائے خدا است

راست باز را گاہے ضرر نمی رسد ہر قصورے کہ کنی قبول نما و منکر مشو مردم دیانت دار نزد ہمہ کس عزیز اند خائن بہمہ حال مردود است و خلق خدا ازو ناخوشنود۔

نصیحت شصت و ہشتم

دروغگو ہمیشہ ذلیل و خوار است ہر کہ بدروغگوئی مشہور شود اگر راست ہم گوید اعتبار نکنند در خوشحالی ہر کسے دوست میشود در افلاس امتحان دوستی است وقت چیزیست بس عزیز الوجود چون میرود باز نمی آید در کارہا تعجیل و شتاب نباید کرد ہر کاریکہ کنی بمشورۂ عاقلان کن اگر بے تحقیق عیب کسی را اعتبار کنی حق پوشیدہ ماند بے تامل کار نباید کرد برائے خورد و نوش تعین وقت ضرور است

نصیحت شصت و نہم

در اثنای کلام سخن کردن عیب است ہر کاریکہ کنی بحضور دل باید کرد سخن بیفائدہ نمودن عیب است از سخن بیہودہ خاموشی خوشتر فکر بد عقل را تباہ می سازد و سخن بد زبان را خراب می نماید سوگند خوردن معیوب است طاعت مادر و پدر واجب بر قول بزرگان عمل ضرور است عیب جوئی ہم از عیب است منفعت خویش و مضرت دیگران خواستن حماقت است درپئے ایذا و تکلیف کسی نباید شد۔ آزار رسانیدن نتیجہ نیکو ندارد

نصیحت ہفتادم

دل کسی را رنجہ مساز گناہ خود را از مردم می توان پوشید لیکن از خدا نہان کردن نمیتوانی آدمی گناہ خود را پنہان میدارد لیکن پیش خدا ہمہ موجود است کار امروز را بر فردا نباید گذاشت مرگ را ہر دم حاضر دان مرگ با نیکنامی بہتر است از حیات بدنامی کرم بہر حال پسندیدہ است عدل باعث ترقی دولت است ظلم بنیاد سلطنت را می کند محافظت جان از ہمہ مقدم۔

نصیحت ہفتاد و یکم

ہر سرے کہ داری مخفی بہتر است زیرا کہ محرم اسرار در عالم کمتر افشائے سر خود بازبان نادانی است ثمرۂ نیکی نیکی است و ثمرۂ بدی بدی ہر کہ بد کند طمع نیکی نباید داشت دشمن دانا از دوست نادان بہتر است از دشمن حذر باید نمود و دشمن را حقیر نباید شمرد

نصیحت ہفتاد و دوم

آدمی را باید کہ ہمت بلند دارد و عزم درست علامت غلبہ و نصرت ہمت بلند است از تحمل مشقت مترس سخاوت بہ از عبادت بخشیدن گناہ بہترین خصلتہا است چون عہد کنی در وفائے آن جہد نما تا دوست و دشمن ابر تو اعتماد باشد عفو علامت علو ہمتی ہمہ ابرار دانستن نشان ریا است درشتی و ترش روی سبب مخالفت است خود ستائی نمودن بہ اگر افزونی عزت خود موجب ذلت میگردد

نصیحت ہفتاد و سوم

تکبر آدمی را خوار و بمقدار میسازد ہر چہ بر خود نپسندی بر دیگری مپسند ہر کہ در اصل بد است امید نیکی از و مدار احمق را ستایش خوش آید طفلان را ستایش بیجا نمودن بدراہ کردن است نہ ہر کہ بصورت نیکو است سیرت زیبا دارد و ست ہر کرا خوشامد خوش آمد خود را فراموش کرد طمع بد است و از زیادہ طلبی اصل سرمایہ ہم از دست میرود

نصیحت ہفتاد و چہارم

ذوالنون مصری را پرسیدند کہ عبادت چیست گفت در ہمہ حال بندۂ او باشی چنانکہ او در ہمہ حال مولای تست الحق نوعے کہ در خواجگی او تقصیرے نیست باید کہ در بندگی و اطاعت وے از ما مردم نیز قصورے نباشد

نصیحت ہفتاد و پنجم

ہرگاہ دو کار کہ نقیض یکدیگر اند بناگاہ ترا رو دہند و ندانی کہ کدام یک ازین دو کنی کہ حق وصواب است و کدام را ترک نمائی کہ غلط و باطل ست پس نظر کن کہ درین کدام یک ازین دو کار بخواہش و ہوائے تو نزدیک تر ست آنرا مخالفت بکن و بفعل میار زیراکہ حق وصواب خلاف ہوا و ہوس آدمی ست

نصیحت ہفتاد و ششم

ہرکہ تلخ گوے و ترش روے و زشت خوے بود ہمہ کس ورا دشمن گیرند و ہرکہ دروغ نگوید و وعدہ خلاف نکند و مردم را نیازارد ہمہ کس اورا دوست دارند

نصیحت ہفتاد و ہفتم

چہار چیز دلیل بزرگی است علم را عزیز داشتن و بدرا بہ نکوئی دافع کردن و خشم را فرو خوردن و جواب باصواب دادن

نصیحت ہفتاد و ہشتم

از دانا ترین مردم کسے ست کہ از ناموافقت روزگار دلتنگ نباشد و بلند ہمت کسے کہ نعمت آخرت را بر نعمت دنیا اختیار کند و بیخرد کسے کہ تواضع کند آن کس را کہ تواضع او را مکروہ دارد و بکسے نزدیکی جوید کہ از تو بیزار باشد

نصیحت ہفتاد و نہم

یکے از بزرگان می فرماید کہ عالم آنکس را توان گفت کہ علم او را از ناکردنیہا باز دارد۔

نصیحت ہشتادم

سقراط گوید بدنی کہ از اخلاط فاسد پاک نیست ہرچہ او را غذائے دہی موجب تزاید مادہ مرض گردد و این فریست ازان کہ اگر نفس ناطقہ از اخلاق ذمیمہ پاک نباشد تعلیم علوم او را موجب ازدیاد فساد می شود

نصیحت ہشتاد و یکم

حکمائے ہند گفتہ اند کہ دوستی چہار درجہ دارد۔

درجۂ اوّل۔ آنکہ بخانۂ دوست برود و دوست بخانۂ خود بیارد ہرگاہ آن مرتبہ دست دہد چہارم دوستی حاصل شود۔

درجۂ دوم۔ آنست کہ بخانۂ دوست چیزے بخورد و دوست را بخانۂ خود چیزے بخوراند چون بدین حد برسد نیم دوستی حاصل شدہ باشد۔

درجۂ سوم۔ آنست کہ دوست را چیزے بدہد و اگر دوست چیزے بدہد بگیرد چون بدین پایہ برسد ربع دوستی بحصول انجامد۔

درجۂ چہارم۔ آن ست کہ از راز دل خود دوست را آگاہ نماید و دوست را نیز باید کہ بر اسرار دلی او را مطلع گرداند و چون باین مرتبہ برسد تمام دوستی حاصل شدہ باشد و مرتبۂ دوستی ازان بالاتر نیست

سوال و جواب

۸۲۔ سوال۔ از خداوند تعالیٰ چہ باید خواست جواب خیریت و عافیت دارین۔

۸۳۔ سوال زندگانی چگونہ بسر باید کرد جواب بخوشنودی و کم آزاری۔

۸۴۔ سوال عمر بکدام شغل صرف باید کرد جواب در تحصیل علم۔

۸۵۔ سوال علم چہ نتیجہ دہد جواب خوانندۂ علم اگر کہ باشد مہ گردد و اگر فقیر باشد تونگر گردد۔

۸۶۔ سوال عزت بچہ افزون شود جواب بکم گفتن۔

۸۷۔ سوال نیک بخت بچہ دلیل شناختہ شود جواب بسہ دلیل یکے طلب علم دوم سخاوت سوم شگفتہ روئی۔

۸۸۔ سوال نیک ترین کارہا چیست جواب در مجلس علما و حکما نشستن و از صحبت ایشان متمتع شدن

۸۹ سوال مرد را از جان چه عزیز است جواب دیندار را دین و بیدین را درم۔
۹۰ سوال یار چگونہ شناختہ شود جواب در وقت حاجتمندی یار و اغیار را معلوم توان کرد۔
۹۱ سوال آن کدام کس است کہ اگر صد عیب داشتہ باشد بر و عیب نگیرند۔ جواب مرد سخی۔
۹۲ سوال آن چہ چیز ہاست کہ بہتر از زندگانی و بدتر از مرگ باشد۔ جواب بہتر از زندگانی نیکنامی ست و بدتر از مرگ بدنامی۔
۹۳ سوال صحت جسم در چہ چیز است جواب باشتہائے صادق طعام خوردن و ہنوز اندکے اشتہا باقیست کہ دست از طعام باز کشیدن۔
۹۴ سوال انسان از کدام عمل محبوب دلہا شود جواب از راست معاملگی و شگفتہ روئی۔
۹۵ سوال کم آزاری چگونہ حاصل شود جواب خود را از جمیع ذی حیات کمتر و بدتر داند۔
۹۶ سوال این صفت چگونہ حاصل آید جواب از برکت صحبت علما و حکما۔
۹۷ سوال فرزند ناخلف چگونہ باشد جواب چنانکہ انگشت ششم اگر ببرند درد کند و اگر بگذارند عیب بود۔
۹۸ سوال صاحب دولت را کدام عمل بہتر ست جواب بمحتاجان نان دادن و بتواضع مہمانان پرداختن۔
۹۹ سوال نشان دوست صادق چیست جواب آنکہ در نیکی یاری تو کند و از بدی ترا مانع آید۔ فقط

٣٩ گ
٢ ن

DUE DATE

٨٩١/٥٠٤

14 [illegible]

2.11.79

[illegible] 1/10/79

R 15.0 '08

٤٨١٤